پاکستانی خواتین میں مطالعہ قرآن کی عصری صورت حال-ایک جائزہ

ڈاکٹر شاہدہ پروین *

Muslims have been given code of conduct in the form of Holy Quran and Allah has commanded them to read and understand this book keenly and constantly. We as a Muslim should read Qur'an and try to know its meaning so we can implement it in our lives. Qur'an provides a complete guideline for living a successful life here and in the hereafter. In contemporary times, Muslims do not give proper attention in the field of understanding of Qur'an, they just recite the Holy Qur'an, in proper or in proper manner, especially in the Holy month of Ramdhan. A great number of women can not recite Qur'an correctly, without understanding of meaning. They use to recite it at the death of Muslims, with out knowing the commands of Al-mighty Allah, that is why people spend their lives according their own wishes, although they are supposed to spend it according to Islamic Shari'ah. This paper analyses the attitude of Pakistani Muslim women about the reading and understanding of Holy Qur'an.

قرآن مسلمانوں کی حیات کا ایک ایسا محور ہے جس کے بغیر ان کی زندگی بے مقصد اور بے نور ہے یہی وجہ ہے کہ اس کو سونپتے وقت یہی تاکید کی گئی کہ اس کو پڑھیے اور آغاز "اِقْرَأْ" کے پیغام سے ہوا اور نبی ﷺ نے اس پر مداومت کر کے مسلمانوں کو باور کروایا کہ ان کی زندگی کی تمام بھلائیاں اور سعادتیں اسی پیغامِ ربانی کے ساتھ وابستگی سے منسلک ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کی نہ صرف تلاوت کو حرزِ جاں بنایا بلکہ اس کے فہم وادراک کو زندگی کا مقصد ومنتہیٰ بنالیا، قرآن کریم کے مطالعہ، فہم اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے صحابہ کرامؓ بعض اوقات ایک سورت کے سیکھنے میں کئی کئی سال صرف کیا کرتے تھے۔ علم کی اس سلطنت میں خواتین بھی پیچھے نہ تھیں بلکہ انہوں نے اپنے ذوق وشوق کا اظہار اپنے لیے باری کا تقرر کرواکے کیا۔ خواتین کے مطالعہ قرآن کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی اسلام کی تاریخ، پہلی وحی کو سننے اور اس پر اٰمنا وصدقنا کہنے کی سعادت بھی ایک خوش بخت خاتون کے حصے میں آئی۔ اور قرآن کا اولین مصحف حضرتِ حفصہ کو سونپ کر اشارتاً یہ تائید کی گئی کہ مسلم خواتین بھی اس کتاب کو پڑھنے، سمجھنے اور حفاظت کرنے کی بدرجہ اتم صلاحیت رکھتی ہیں۔ ام المؤمنین حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا ان گرہوں کی عقدہ کشائی کے لیے صحابہؓ کے درمیان مشہور ومعروف تھیں۔ صحابہ کرامؓ جہاں فہم قرآن میں کوئی مشکل محسوس کرتے وہ حضرتِ عائشہؓ کی خدمت

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

میں حاضر ہو کر جواب حاصل کرتے۔ مسلم خواتین نے ہر دور میں قرآن مجید کی تعلیم و تفہیم، پیغامِ قرآن کی نشرواشاعت اور درس وتدریس پر بھرپور توجہ دی۔ رفتہ رفتہ برصغیر پاک وہند میں خواتین میں مطالعہ قرآن کا رجحان محض بچپن میں ابتدائی طور پر پڑھے جانے والے قرآن تک محدود ہو کر رہ گیا۔ عمومی طور پر لوگوں کی فکر یہ بن گئی کہ عورتوں کے لیے محض اس کے لفظوں کی شناسائی اور تلاوت ہی کافی ہے۔ قیام پاکستان کا مقصد مسلمانوں کی زندگیوں کو حقیقی اسلام کے مطابق ڈھالنا تھا تاکہ اسلامی معاشرے کے قیام کا خواب شرمندہ تعبیر ہوسکے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ خواب اپنی حقیقی تعبیر ابھی تک نہیں پاسکا۔ تاہم قیام پاکستان کے بعد افراد نے انفرادی اور اجتماعی پیمانے پر افراد کو بہتر مسلمان بنانے کے کام کا آغاز کیا اور اس مقصد کے لیے مطالعہ قرآن اور فہمِ قرآن کا شوق پیدا کرنے کی طرف بھرپور توجہ دی۔ قرآن کلاسز اور مطالعہ قرآن کے حلقے اور دورہ قرآن کو رواج دیا۔

جہاں یہ کام مختلف دینی تنظیموں نے کیا وہاں بعض افراد نے بھی اس کام کے لیے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ تعلیمی اداروں کے سلیبس میں مطالعہ قرآن کو شامل کیا گیا، جو ناظرہ قرآن، ترجمہ اور مختصر تفسیری نکات پر مشتمل تھا تاہم ان اداروں میں ایک کلاس میں طالب علموں کی کثیر تعداد کی بنا پر حقیقی نتائج کا حصول ممکن نہ ہوسکا۔

مطالعہ قرآن کی اہمیت وضرورت:

مطالعہ قرآن کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ پہلی وحی میں اس پر ایمان لانے والوں کو "اِقۡرَاۡ" کا حکم دیا گیا ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

(اِقۡرَأۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ)(1)

اپنے رب کے نام سے پڑھئے جس نے تمہیں پیدا کیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

(لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ کِتٰبًا فِیۡهِ ذِکۡرُکُمۡ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ)(2)

تحقیق ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی جس میں یاد ہانی ہے کیا تم عقل نہیں رکھتے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

(کِتٰبٌ اَنزَلنٰہُ اِلَیکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِہٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ)(3)

تمہاری طرف ایک برکت والی کتاب نازل کی تا کہ وہ اس کی آیات میں غور کریں اور وہ عقل والوں کے لیے نصیحت بن جائے۔

ان تمام آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کو پڑھنا، سمجھنا اور اس کا فہم حاصل کرنا مسلم خواتین کے لیے بہت ضروری ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی تاکید کی گئی کہ اس قرآن کو سکھائے ہوئے طریقے کے مطابق پڑھیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((ایاکم ان تقرءوا کما علمتم))(4)

قرآن کو اسی طرح پڑھو جس طرح تمہیں سکھایا گیا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اقْرَءُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ))(5)

قرآن پڑھا کرو یہ قیامت کے دن اپنے حاملین کا شفیع بن کر آئے گا۔

قرآن کے تلفظ کی درست ادائیگی بھی لازم ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((اِقْرَءُو القراٰن بلحون العرب واصواتها)) (6)

قرآن کو عربی لہجوں اور اس کی آوازوں میں پڑھو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

((زینوا القراٰن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القراٰن حسنا))(7)

اچھی آوازوں سے قرآن کو زینت دو، کیونکہ خوش آوازی سے قرآن کا حسن زیادہ ہوتا ہے۔

ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔((لکل شئی حلیة وحلیة القراٰن حسن الصوت))(8)

ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرآن کا زیور حسن صوت ہے۔

سیدنا انس بن مالک سے یہ حدیث شریف مروی ہے((رب قارئ للقراٰن والقراٰن یلعنه))(9)

بہت سے تلاوت کرنے والے ایسے ہیں جن پر (غلط پڑھنے کی وجہ سے) قرآن لعنت کرتا ہے۔

ہمارے ہاں بھی یہی معمول بن چکا ہے کہ محض لفظوں کی ادائیگی کو کافی سمجھا جاتا ہے اس کا مطلب کیا ہے؟ مفہوم کا مقصد و منتہٰی کیا ہے اس کے بتانے اور سمجھانے کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ انہی

مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے حسن الدین احمد لکھتے ہیں :" سینکڑوں برس سے قرآنِ مجید صرف تلاوت کے لیے پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔ عوام کو اس کے معنی اور مفہوم سے نا آشنار کھا گیا۔ خواص کو تفسیر کی تعلیم دی جاتی رہی اور قرآنِ مجید کے مطالب و مفاہیم اپنے اپنے ذوق اور اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق تفسیروں کی مدد سے سمجھائے جاتے رہے۔ ہندوستان میں متنِ قرآن کا درس سب سے پہلے شاہ عبد الرحیم نے شروع کیا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کے ذہنوں کو متنِ قرآنی سے قریب کیا جائے اور ان کی توجہ تفسیر کی طرف سے کم کی جائے۔"(10)

مطالعہ قرآن کی برکتیں اور فوائد بے شمار ہیں حدیثِ مبارکہ ہے:

((ماَاجْتَمَعَ قَومٌ فِی بَیتٍ مِن بُیُوتِ اللہ یَتْلُونَ کِتٰبَ اللہ ویَتَدَارَسُونہُ بَیْنَھُم اِلّانَزَلَتْ عَلَیھِم السکِیْنَۃ وغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفّتْھُم المَلٰئکَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ))(11)

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : یَجِیٔ القُرآنُ یَوْمَ القِیامَۃِ کَالرَّجُلِ الشّاحِبِ فَیَقُولُ أَنَ الّذِی اسْھَرتُ لَیْلَکَ، واَظْمأتُ نَھَارَکَ)) (12)

قرآن میں مہارت پیدا کرنے کی بہت فضیلت ہے فرمایا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : الذی یَقْرَءُ القُرآنَ وَھُوَ ماھِرٌبِہٖ مَعَ السَفَرَۃِ الکِرَامِ البَرَرَۃِ))(13)

ڈاکٹر محمود احمد غازی مطالعہ قرآن کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے لکھتے ہیں : "یہ کتاب عام کتابوں کی طرح کوئی کتاب نہیں ہے، بلکہ یہ تو ایک ایسی کتاب ہے جس نے دنیا کو ایک نئے انقلاب، نئی تہذیب، نئے تمدن، نئے قانون، نئے عقیدے، نئی ثقافت اور پوری انسانی زندگی کو ایک نئے چلن اور نئی روش سے متعارف کروایا ہے۔ اگر لوگ اس نئی روش اور نئے چلن کو جاننا چاہتے ہیں تو پھر انہیں قرآنِ مجید کا مطالعہ کرنا چاہیے۔(14)

مطالعہ قرآن کی مختلف جہات:

قرآن کے تلفظ کی درست ادائیگی:

قرآن کریم کے الفاظ کی درست ادائیگی بہت ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ کے مقاصد بعثت میں یہ ذمہ داری شامل تھی اور یہ فرائض قرآن کریم میں چار مختلف مقامات پر بیان ہوئے ہیں ایک بار

دعائے ابرہیمی کی صورت میں اور تین بار اس کے جواب میں، "یتلو علیھم اٰیتہ "یعنی ان پر تلاوت آیات کیجئے گویا ادائیگی کی وہی صورت معتبر ہو گی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے اس لیے مطالعہ قرآن کے لیے درست تلفظ کے ساتھ ادائیگی پہلی شرط ہے جس کا اہتمام انتہائی ضروری ہے۔

امام ابن قیم لکھتے ہیں:

" و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرتل السورۃ حتیٰ تکون اطول من اطول منھا و قام بآیۃ حتی الصباح من اٰیاتھا"(15)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے یہاں تک کہ ایک معمولی سورت بڑی سے بڑی سورت ہو جاتی تھی اور بعض دفعہ ایک ہی آیت پر ٹھہر جاتے تھے اور اسی کو بار بار صبح تک پڑھتے رہتے تھے۔

قرآن مجید کو غور سے پڑھنا اور اس میں تدبر کرنا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ (اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا)(16)

کیا یہ لوگ قرآن کے مطالب میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔

مولانا عبید اللہ سندھی مطالعہ قرآن میں تدبر اور غور و فکر کی اہمیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

" قرآن مجید نہایت غور و خوض سے پڑھو اور سمجھو پوری طرح سے اس میں فکر کرو، تدبر کرو۔ جو کچھ پڑھو اس کے مطابق صحیح عمل کرو کہ تمہاری پیدائش کا مقصد عمل ہے۔"(17)

آیت میں موجود احکام کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

(اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ)(18)

"جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے وہ اس کو ایسا پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے "عبد الرزاق نے معمر کے حوالے سے قتادہؒ سے روایت کیا ہے ان لوگوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔(19) عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم کا بھی یہی قول ہے اور ابن جریر نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔(20) لیکن سعید نے قتادہ سے یہ روایت کیا ہے کہ ان سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ہیں۔ ابو العالیہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس ذات

کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! حق تلاوت کے معنی یہ ہیں کہ کتابِ الٰہی کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا جائے، اسی طرح پڑھا جائے جس طرح اللہ نے نازل فرمایا ہے، کلمات میں کوئی تحریف نہ کی جائے اور نہ اپنی طرف سے اس کی کوئی تاویل کی جائے۔(21)سدی نے ابومالک کے حوالے سے اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں ابن عباس کا قول بھی بیان کیا ہے کہ اس کتاب کو ایسا پڑھنے والے جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے، وہ لوگ ہیں جو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتے ہیں اور کتاب الٰہی میں اپنی طرف سے کوئی تحریف نہیں کرتے۔(22)حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جب تلاوت کرتے ہوئے کسی آیتِ رحمت کے پاس سے گزرتے ہیں تو عذابِ الٰہی سے پناہ مانگتے ہیں۔(23)خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انداز تلاوت کے بارے میں یہ مروی ہے کہ جب آپ کا آیتِ رحمت کے پاس سے گزر ہوتا تو اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرتے اور جب آیتِ عذاب کی تلاوت فرماتے تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے"۔(24)

ذیل میں درج کی جانے والی آیات انہی احکام کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھیے اور خوب غور وفکر کیجیے تاکہ تلاوت کا مقصد پورا ہو۔

(فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰٓی اِلَیْکَ وَحْیُہٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا)(25)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔(وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ وَلَئِنْ جِئْتَھُمْ بِاٰیَۃٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ)(26)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے : (وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَۃً وَّاحِدَۃً کَذٰلِکَ لِنُثَبِّتَ بِہٖ فُؤَادَکَ وَرَتَّلْنٰہُ تَرْتِیْلًا)(27)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔(وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْھَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا)(28)

فہم قرآن کے لیے مطلوبہ شرائط کا حصول:

جس طرح قرآن سے استفادہ کے لیے پاک صاف ہونا ضروری ہے اسی قرآن کی باطنی برکات کے لیے باطنی طہارت اور قلبی پاکیزگی انتہائی ضروری ہے اس کے بغیر فہم قرآن ممکن ہی نہیں۔ امام سیوطی نے نقل کیا ہے:" قرآن کے معنی واسرار اس شخص کو حاصل نہیں ہوسکتے جس کے دل میں بدعت، تکبر، انا

اور محبتِ دنیا ہو۔ یا گناہ پر مصر ہو، یا اس کا ایمان پختہ نہ ہو یا اس کی تحقیق کمزور ہو، یا غیر عالم مفسر پر اعتماد کرتا ہو، یا اپنی عقل کی پیروی کرتا ہو، یہ سب امور فہمِ قرآن کی رکاوٹیں ہیں، بعض دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ یہ معنی ہے قرآن کے اس ارشاد کا کہ میں قرآنی آیات کے مقاصد سے ہٹادوں گا کہ جو زمین میں ناحق بڑائی کرتے ہیں۔ ابنِ ابی حاتم نے سفیان بن عیینہ سے نقل کیا ہے کہ ان سے فہمِ قرآن کی روشنی نکال لوں گا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ حکام پرستی اور فہمِ قرآن، دونوں مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔(29)

قرونِ اولیٰ کی خواتین اور مطالعہ قرآن:

مسلم خواتین کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے قرآن کی پہلی پکار پر لبیک کہا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا نے ابتدائی وحی پر لبیک کہہ کر خواتین کو امتیاز بخش دیا کہ وہ اس کتاب پر ایمان لانے والی پہلی خاتون ہیں۔(30) حضرت فاطمہ بنت الخطاب کی تلاوت قرآن ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے سعادتوں کا در کھولنے کا باعث بنی۔(31) حضرت عثمان رضی اللہ نے "مصحف" حضرتِ حفصہ رضی اللہ عنھا کے سپرد کیا۔(32) صحابہ کرام مطالعہ قرآن کے ضمن میں درپیش بہت سی گرہوں کی گرہ کشائی کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے رجوع کیا کرتے تھے۔ اور وہ قرآن کے بہت سے ایسے مقامات کی وضاحت بہت عمدگی سے فرماتی تھیں جن میں جید اور کبار صحابہ کرام مشکل محسوس کرتے تھے۔(33) حفصہ بنت سیرین بارہ سال کی عمر میں قرآنی علوم اور فن قراءت کی ماہر بن گئیں یہاں تک کہ کبار فضلاء ان سے خوشہ چینی کرتے تھے اور ان کی بہن فاطمہ نے علم کا یہ مقام محض نو برس کی عمر میں حاصل کرلیا۔(34) وہ خواتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے علم سیکھنے کا بہت شوق رکھتی تھیں یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنے لیے باری مقرر کرنے کی درخواست کی جس ذوق وشوق سے مرد قرآن سیکھتے تھے اسی ذوق وشوق سے خواتین بھی مطالعہ قرآن کرتی تھیں۔

"وقال عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ: دخلت علی امراءۃ وأنا اقراء سورۃ ھود۔ فقالت: یا عبد الرحمٰن ھکذا تقرء سورۃ ھود وﷲ انی فیھا منذ ستۃ اشھر فرغت من قراءتھا"(35)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا میں ایک عورت کے ہاں گیا اور میں سورۃ ہود پڑھ رہا تھا۔ اس نے کہا اے عبدالرحمٰن تم اس طرح سورۃ ھود پڑھتے ہو۔ خدا کی قسم میں چھ مہینے سے سورۃ ھود پڑھ رہی ہوں اور اب تک اس سے فارغ نہیں ہوئی۔

پاکستانی خواتین میں مطالعہ قرآن کے رجحانات:

قرون اولیٰ میں مسلمان خواتین اسی ذوق وشوق سے قرآن سیکھتی تھیں جس سے مرد مزین تھے لیکن رفتہ رفتہ خواتین علمی سلطنت سے غائب ہوتی چلی گئیں ان کا کام محض گھریلو امور کی ادائیگی تک محدود ہو گیا جس طرح مردوں کی اکثریت کا مطالعہ قرآن محض بچپن میں پڑھائے جانے والے قرآن تک محدود ہو گیا اور اس کے معنی مفہوم کو سمجھنا ضروری نہیں سمجھا جاتا تھا، خواتین اس رجحان سے مردوں کی نسبت کئی گنا زیادہ متاثر ہوئیں، ان کی دینی تربیت کا اہتمام بھی مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ کم پڑتا چلا گیا، ان کے لیے خواتین اساتذہ کی فراہمی بھی ایک مسئلہ بنتی چلی گئی کیونکہ اکثریت کا یہ خیال تھا کہ خواتین کے لیے اتنا علم کافی ہے جو انہیں عقائد اور طہارت کے مسائل میں ضروری رہنمائی فراہم کر سکے اس طرح دینی معاملات میں چند مسائل سیکھنے کو کافی سمجھا جانے لگا، بچپن میں کسی خاتون سے قرآن پڑھ لیا، جیسا بھی پڑھا دے اس کے بعد ساری عمر بس اسی پر اکتفا کیا گیا۔ قرآن کی روزانہ تلاوت بھی باقاعدہ معمول نہ رہی بلکہ مطالعہ قرآن محض کسی خاص سورت مثلاً سورہ یٰس، سورہ واقعہ، سورہ مزمل اور سورہ ملک تک محدود ہو گیا۔ قرآن کی باقاعدہ تلاوت صرف رمضان المبارک میں ہونے لگی اور وہ بھی صرف الفاظ کی ادائیگی تک محدود تھی، معنی ومفہوم کو جاننے کا رواج نہیں تھا، تلاوتِ قرآن کا مقصد صرف ثواب کا حصول تھا، سارے سال میں مطالعہ قرآن صرف فوتیدگی وغیرہ کے موقع پر محدود رہ گیا۔ آج دیہی زندگی ہو یا شہری علاقے مطالعہ قرآن کا رجحان ایسا ہی ہے شہری علاقوں میں ایک تبدیلی رونما ہو رہی ہے اور خواتین میں اپنا قرآن کا تلفظ ٹھیک کرنے، اس کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا رجحان بہتر ہو رہا ہے اگرچہ یہ تعداد ابھی بہت قلیل ہے تاہم اسے خوش آئند قرار دیا جا سکتا ہے لیکن دیہی علاقوں میں یہ رجحان نہ ہونے کے برابر ہے اور خال خال خواتین ایسی ہیں جن کا قرآن کا تلفظ بہتر ہے ایسی خواتین آٹے میں نمک کے برابر ہیں جو عمدگی سے، تجوید کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تلاوت قرآن کر سکتی ہیں۔

مدارس میں تعلیمِ قرآن کا اہتمام

خواتین کے مدارس میں قرآن کریم درست تلفظ کے ساتھ پڑھنے اور پڑھانے کا اہتمام موجود ہے لیکن ایک تو یہ مدارس ہر علاقے میں موجود نہیں دوسرے سب خواتین کے لیے ان تک رسائی ممکن نہیں

ہوتی۔ تعلیمی نظام کے، مدارس اور سکول کالجز میں بٹ جانے کی بنا پر لوگوں کا رجحان بھی مدارس کی طرف کم ہو گیا۔ کیونکہ مدارس سے فارغ التحصیل طالبات کو سماجی اور معاشی زندگی میں حصہ لینے کے سکول کالجز کی سند لازمی قرار دی گئی اس طرح رفتہ رفتہ مدارس کی طرف جانے کا رجحان کم پڑتا چلا گیا۔ عمومی طور پر قرآن مقامی لوگوں سے بچوں کو پڑھایا جاتا ہے اور مدارس میں صرف ان بچیوں کو بھیجا جاتا ہے جو دینی تعلیم میں تخصص حاصل کرنا چاہتی ہیں اس طرح مطالعہ قرآن کی صلاحیت سب خواتین میں پیدا نہیں ہو پاتی بلکہ بچپن کا کسی خاتون سے قرآن جیسا بھی پڑھا ہو، کافی سمجھا جاتا ہے اور اکثر فہمِ قرآن لفظوں کی ادائیگی سے آگے نہیں بڑھ پاتا۔ اگر خوش قسمتی سے درست قرآن پڑھ لیا تو ٹھیک ورنہ عمر بھر یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ قرآن کسی کو دوبارہ سنا کر تصحیح کروائی جائے۔ یہ احساس پیدا ابھی نہیں ہوتا اور اگر پیدا ہو بھی جائے تو مواقع میسر نہیں ہوتے کہ تلفظ بہتر اور عمدہ کیا جاسکے، قرآن کے مطالب اور مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کی جائے خواہ اپنی مادری زبان میں ہی کیوں نہ ہو۔

مطالعہ قرآن کے لیے حلقہ ہائے دروس:

دعوتی و تحریکی خواتین نے فہمِ قرآن کے لیے مختلف حلقہ ہائے درس قائم کیے اور ہر ممبر کے لیے یہ ضروری قرار دیا کہ وہ نہ صرف خود اپنا قرآن بہتر کرے، فہمِ قرآن کے لیے مختلف کوششیں بروئے کار لائے بلکہ دیگر خواتین کا بھی قرآن سے تعلق مضبوط بنانے کی کوشش کرے اس مقصد کے لیے حلقہ درس قائم کرے تاکہ اس میں شامل ہو کر خواتین قرآن کا بہتر فہم حاصل کر سکیں اور تقریباً ہر ممبر پر لازم کیا کہ وہ اپنے علاقے میں قرآنی تعلیمات کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کرے۔ ان دعوتی تحریکوں میں ایک نمایاں نام جماعتِ اسلامی کا ہے جس کی بنا پر مطالعہ قرآن کی کیفیت قدرے بہتر ہوئی لیکن ان کلاسز میں خواتین کی قلیل تعداد شرکت کرتی ہے، اکثریت یہ کہہ دیتی ہے کہ وہ مصروف ہیں ان کے پاس اتنا وقت نہیں کہ ان دروس میں شرکت کر سکیں۔ بچپن کے پڑھے ہوئے قرآن کا تلفظ درست کروانا ویسے بھی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے جس کے پڑھنے اور پڑھانے والی دونوں میں بے پناہ جذبہ ہونا بہت ضروری ہے۔ جب تک دونوں میں آمادگی نہ ہو یہ کام ناممکن ہے۔ سکھانے والے تو شاید تیار ہو جائیں سیکھنے والوں کو کیسے تیار کیا جائے کیونکہ عمومی رجحان یہی ہے کہ جو پہلے پڑھ لیا ہے وہ کافی ہے۔ سو مطالعہ قرآن کا پہلا مرحلہ طے ہو کہ الفاظ درست پڑھنے آجائیں تبھی ان الفاظ کا معنی و مفہوم

سمجھنے کا مرحلہ آئے گا اور یہ بات تو عوام کی اکثریت کے ذہنوں میں موجود ہے کہ خواتین کے لیے محض قرآن کے الفاظ پڑھ لینا ہی کافی ہے۔ یہی وجہ کہ ساری عمر قرآن کی تلاوت کے باوجود اسے خبر تک نہیں ہوتی کہ وہ اپنے خالق سے کیا بات کر رہی تھی یا اس کے خالق نے اس کے نام کیا پیغام بھیجا ہے۔

الھدیٰ انٹر نیشنل کا کردار:

اسی طرح کی ایک دعوتی تحریک الھدیٰ انٹر نیشنل ہے جس کا مقصد بھی خواتین کو قرآن سے جوڑنا ہے۔ الھدیٰ انٹر نیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن ایک رجسٹرڈ غیر سرکاری تنظیم ہے جو ۱۹۹۴ء سے اسلامی تعلیم کے فروغ اور خدمتِ خلق کے میدان میں سرگرمِ عمل ہے اس کا بنیادی نظریہ ہی قرآنی تعلیمات کا فروغ ہے۔ الھدیٰ کا نظریہ درج ذیل ہے "قرآن سب کے لیے، ہر ہاتھ میں، ہر دل میں۔" (36)

اس ادارے میں قرآن و سنت اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ اسلام کے مطابق بنیادی تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے مختلف کورسز کروائے جاتے ہیں۔ قرآنی تعلیمات کے فروغ کے لیے خاص طور پر درجِ ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں۔ "تعلیم القرآن "نوجوان لڑکیوں کے لیے اردو اور انگلش زبان میں ایک سالہ کورس، ''نور القرآن ''گھریلو خواتین کے لیے جزوقتی کورس، "خط و کتابت کورس " گھر بیٹھے خط و کتابت کے ذریعے انفرادی طور پر اور کلاس کی شکل میں قرآنِ مجید کا ترجمہ و تفسیر اور دیگر مضامین سیکھنے کا پروگرام، "صوت الھدیٰ "گھریلو خواتین کے لیے قرآن مجید ناظرہ مع ترجمہ و تفسیر کی کلاسز بذریعہ آڈیو کیسٹس کروانے کا پروگرام، "درسِ قرآن " کے نام سے ہفتہ وار نشست جو تلاوتِ قرآنِ مجید، ترجمہ و تفسیر اور سوال و جواب پر مشتمل ہوتی ہے، رمضان المبارک میں "فہمِ قرآن " کے نام سے وسیع پیمانے پر قرآن مجید کی تعلیمات کا پروگرام، خصوصی پروگرام ہیں جن کا مقصد خواتین میں مطالعہ قرآن کی بہتری اور فہمِ قرآن کا فروغ ہے۔ چونکہ اس ادارہ کا بنیادی مقصد قرآن کی تلاوت حروفِ تہجی کی صحیح ادائیگی کے ساتھ کرنا ہے اس لیے ادارہ کی تمام شاخوں میں صبح کے وقت تجوید کی کلاسیں ہوتی ہیں، اساتذہ صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور طلبہ دہرائی کرتے ہیں۔ طالب علموں کو عربی قاعدہ پڑھایا جاتا ہے اور اختتام پر تجوید کے ٹیسٹ ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعد گروہی تربیت اور علم کی تسہیل کے لیے طالب علموں کو گروپس میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ گروپ انچارج روزانہ ہر طالبہ سے ترجمہ سنتی ہیں، اس سرگرمی کے نتیجے میں تمام طالبِ علم مکمل توجہ کے ساتھ تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ بغیر ترجمہ کے قرآن مجید سے اس سرگرمی کا ٹیسٹ بھی لیا جاتا

ہے، اگر کوئی طالبہ غلطی کرتی ہے تو استاداس کی اصلاح کرتی ہے۔ قرآن مجید کے ترجمہ، گروہی تعلیم اور مختصر سے وقفہ کے بعد تفسیرِ قرآن کی کلاسز کا آغاز کیا جاتا ہے۔ یہ کلاسز درجِ ذیل نشستوں میں تقسیم ہیں قرآن مجید کے ترجمہ کی لفظ بہ لفظ املاء کی مشق، تفسیر کی سنوائی و لکھوائی، قراءت کی سنوائی، آیات کے موضوع پر سوالات وجوابات کی نشست وغیرہ اسی طریقہ کار کی پیروی "النور انٹر نیشنل" جس کی انچارج نگہت ہاشمی صاحبہ ہیں اور "النساء" جس کی انچارج ڈاکٹر زیباو قار وڑائچ ہیں، میں بھی کی جاتی ہے۔ خواتین اپنی قراءت درست کرتی ہیں، کچھ حد تک عربی قواعد کی آگاہی دی جاتی ہے اور معنی مفہوم سمجھایا جاتا ہے۔

قرآن اکیڈمی کا کردار

قرآن اکیڈمی ڈاکٹر اسرار احمد کی تنظیم ہے اس ادارے کا مقصد بھی قرآنی تعلیمات کا فروغ ہے اس میں مردوں کے لیے پروگرام کے ساتھ ساتھ خواتین کی دینی تربیت کے لیے پروگرام بھی منعقد ہوتے ہیں۔ وہ عمومی پروگرام میں بھی شرکت کرتی ہیں اور ان کے لیے خصوصی حلقہ درس بھی تشکیل دیے جاتے ہیں۔

قلبِ بشیر خاور بٹ کا رجحان

مطالعہ قرآن کا ایک رجحان یہ بھی ہے کہ ترجمہ عربی گرائمر کے ساتھ اس طرح آسان کر کے پیش کیا جائے کہ اس میں اردو میں موجود مترادفات کی نشاندہی کی جائے اور ان مانوس الفاظ کے ذریعے ذہن نشین کرنا آسان ہے۔ ترجمہ کرتے ہوئے مستعمل الفاظ کو یاد کروایا جائے تاکہ نئے الفاظ کم سے کم یاد کرنا پڑیں۔ پہلے یہ رجحان عبد الرحمان ثاقب نے اختیار کیا تھا اور اب آج کل قلبِ بشیر خاور بٹ یہ انداز اپنائے ہوئے ہیں اور ان کے یہ دروس مردوخواتین دونوں کے لیے ہیں اور مطالعہ قرآن کا ذوق وشوق رکھنے والی ایک کثیر تعداد اس انداز سے استفادہ کرتے ہوئے فہمِ قرآن حاصل کر رہی ہے۔

مطالعہ قرآن کی ترویج کے لیے حکومت کا کردار:

پاکستان میں قرآنی تعلیمات کا کام عمومی طور پر غیر سرکاری سطح پر کیا جاتا ہے یہ افراد کی ذمہ داری سمجھی جاتی ہے کہ وہ اپنے زیر کفالت افراد کی دینی تربیت کا اہتمام کریں۔ لوگ اس مقصد کی تکمیل کے لیے مدارس سے استفادہ کرتے ہیں۔ جن کے لیے مدارس تک رسائی آسان نہ ہو وہ خاندان یا گلی محلے کی

عورت سے اپنی بچیوں کو قرآن پڑھوا لیتے ہیں۔ تاہم ایک دو عشرے قبل باقاعدہ سرکاری سطح پر سکولوں میں ناظرہ قرآن کی تدریس کو لازم قرار دیا گیا اور ابتدائی کلاسوں میں باقاعدہ ناظرہ قرآن کا سلیبس دیا جاتا تھا۔ جس پر عمل کیا جاتا تھا تاہم اس سکیم سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکا اسکی ایک وجہ یہ تھی کہ سرکاری سکولوں میں ایک کلاس میں طالبات کی تعداد زیادہ ہونے کی بنا پر استاد کے لیے انفرادی توجہ دینا ناممکن تھا، بعض اوقات استاد کا اپنا تلفظ بھی بہتر نہ تھا۔ اس کے علاوہ وہ لوگ جو تعلیم حاصل نہیں کرتے وہ اس طریقہ تدریس سے مستفید نہیں ہو سکے۔ تاہم اس مقصد کے لیے باقاعدہ کوئی ادارے قائم نہیں کیے گئے اس میدان میں بڑی ذمہ داری لوگوں نے انفرادی سطح پر ہی ادا کی۔ خواتین کی ایک قابلِ ذکر تعداد ایسی بھی ہے جس نے یا تو قرآن پڑھا ہی نہیں یا پڑھنا شروع کیا اور مکمل نہیں کر سکیں۔

مطالعہ قرآن کی ترویج کے لیے پنجاب یونیورسٹی کا کردار:

پنجاب یونیورسٹی میں قرآن مجید کے مطالعہ میں بہتری کے نقطہ نظر سے ایم اے علومِ اسلامیہ کے طلباء سے داخلہ کے وقت انٹرویو میں ناظرہ قرآن سنا جاتا ہے اگر کسی طالب علم کا قرآن درست نہ ہو تو اسے مشروط داخلہ دیا جاتا ہے اور مدت معین کر کے طالب علم کو مطلع کر دیا جاتا ہے کہ وہ معینہ وقت میں اپنا قرآن درست کر لے۔ عمومی طور پر یہ عرصہ چار سے چھ ماہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ پرائیویٹ طلبا میں مطالعہ قرآن کی درست استعداد پیدا کرنے کے لیے زبانی امتحان کے وقت قرآنِ کریم سننے کا اہتمام کیا جاتا ہے اور اگر کسی طالب علم کا قرآن درست نہ ہو تو وہ زبانی امتحان پاس نہیں کر سکتا اور اسے قرآن درست کر کے دوبارہ زبانی امتحان میں حاضر ہونا پڑتا ہے۔ کئی سالوں کے معمول سے طلبا میں یہ بات رواج پکڑ چکی ہے کہ اگر وہ ایم اسلامیات کرنا چاہتا ہے تو پہلے اسے قرآن کریم کی درستگی کا اہتمام کرنا ہو گا۔ ناظرہ کے علاوہ تجوید قرآن کا بھی اہتمام رہا۔ عربی گرائمر کے حوالے سے ایک لازمی مضمون کے علاوہ ڈپلومہ بھی کروایا جاتا ہے تاکہ طالب علم قرآن کے تلفظ کی درست ادائیگی کے ساتھ ترجمہ کا فہم بھی حاصل کر سکیں۔

حفظِ قرآن کی طرف رغبت:

ایک رجحان یہ بھی ہے کہ بچوں کو قرآن حفظ کروانے کا رجحان شہری علاقوں میں بڑھ رہا ہے اس لیے اکثر سکولوں میں دنیاوی تعلیم کے ساتھ حفظ کے استاد موجود ہوتے ہیں اور باقاعدہ اس مقصد کے لیے

شعبہ جات قائم ہیں۔ اور بچیوں کی ایک کثیر تعداد حفظ کر رہی ہے اور اکثر ایسے لوگ بھی ہیں جو خود مذہبی رجحان نہیں رکھتے لیکن پھر بھی بچوں کو حفظ کروانے کا ذوق وشوق پایا جاتا ہے۔ اور کئی ادارے مثلاً دار ارقم، حرا، اقراء اور دیگر کئی سکول یہ سہولت فراہم کر رہے ہیں۔

مطالعہ قرآن کی عصری صورتِ حال:

قرآنِ مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

(وقال الرسول یرب ان قومی اتخذوا ھذاالقرآن مھجورا)(37)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے "کہ اے پروردگار! میری اس قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا"

عصرِ حاضر کا جائزہ لیا جائے تو لوگوں کی توجہ مطالعہ قرآن کی طرف اتنی کم ہے کہ ڈاکٹر محمود احمد غازی کی یہ بات درست دکھائی دیتی ہے۔

"مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں قرآنِ مجید کو وہ مقام حاصل نہیں جس کی یہ کتاب مستحق ہے۔ ہمارا یہ دور اس اعتبار سے انتہائی افسوسناک اور اندوہناک ہے کہ قرآنِ مجید سے آج ہمارا وہ مضبوط تعلق منقطع ہوتا نظر آتا ہے جس نے ہمارے جسد ملی کو تحفظ بخشا۔ آج ہم میں سے بہت سوں کا قرآن سے وہ تعلق نہیں رہا جو ہونا چاہیے۔ یہ سمجھنا درست نہیں ہوگا کہ ہجرِ قرآن کی منزل ابھی نہیں آئی۔ ہجرِ قرآن یا ترکِ قرآن کا یہ خطرناک مرحلہ آچکا ہے، ترک قرآن آخر کیا ہے؟ یہی نا کہ قرآن مجید کے الفاظ سے تعلق ختم ہو جائے، قرآن مجید کے متن کو لوگ یاد کرنا چھوڑ دیں، قرآن مجید کو سمجھنے کی ضرورت کا احساس نہ رہے، قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے سے دلچسپی ختم ہو جائے۔"(38)

سروے رپورٹ:

خواتین میں مطالعہ قرآن کی موجودہ صورتِ حال اور رجحان کا جائزہ لینے کے لیے ایک سروے کیا گیا جس میں جواب کنندگان کا انتخاب مختلف علاقوں سے کیا گیا ان میں شہری علاقوں اور دیہی علاقوں سے سروے کیا گیا۔ تعلیمی پسِ منظر کو بھی مدِ نظر رکھا گیا۔ سوالات درجِ ذیل تھے۔ کہ پہلی بار قرآنِ کریم کس سے اور کب پڑھا تھا، کیا دوبارہ کسی کو قرآنِ کریم سنایا ہے؟ روزانہ تلاوت کا کیا معمول ہے، کیا صرف الفاظ کی تلاوت کرتی ہیں یا ترجمہ ومفہوم سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے، تلاوت قرآن کے وقت کیا مقصد

پیشِ نظر ہوتا ہے؟جواب کنند گان سے قرآن کریم سنا گیا تاکہ ادائیگی قرآن کی صورتِ حال واضح ہو سکے۔

آپ کتنے عرصے میں قرآن مکمل کرتی ہیں؟

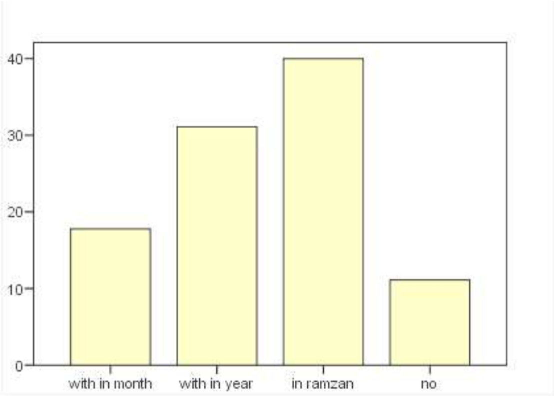

۱۰٪خواتین نے قرآن پڑھا ہی نہیں اس لیے وہ کبھی تلاوت نہیں کرتیں۔

۴۶٪خواتین صرف رمضان میں باقاعدہ مطالعہ قرآن کرتی ہیں۔

۳۰٪خواتین سال بھر مطالعہ قرآن کرتی ہیں۔

۶۰٪خواتین سال بھر صرف مخصوص سورت مثلاً یسین، سورہ واقعہ، ملک اور سورۃ فتح وغیرہ تلاوت کرتی ہیں۔

کیا آپ تلاوت کے ساتھ ترجمہ بھی پڑھتی ہیں؟

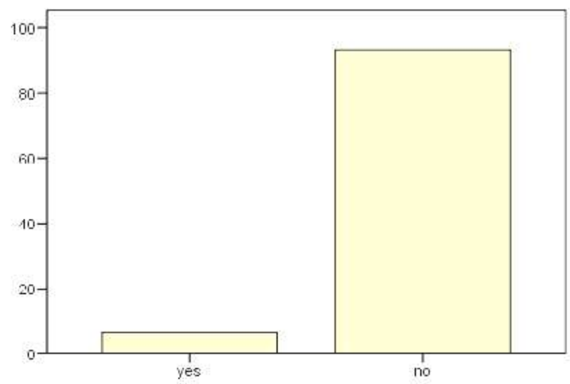

صرف ۶٪خواتین قرآن کریم کا مطالعہ ترجمہ کے ساتھ کرتی ہیں۔

جبکہ ۹۴٪ خواتین ترجمہ نہیں پڑھتیں۔

قرآن کی تلاوت کا کیا خاص مقصد ہوتا ہے؟

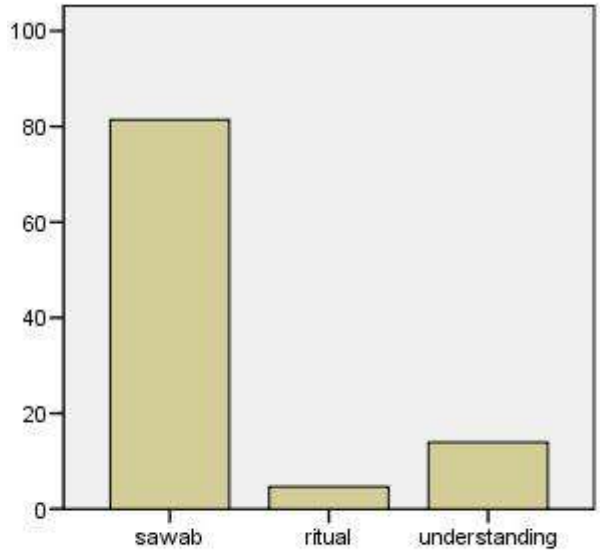

۸۲ ٪ خواتین تلاوتِ قرآن محض ثواب اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیے تلاوت کرتی ہیں۔

صرف ۱۸٪ فیصد خواتین کے پیشِ نظر ثواب کے ساتھ ساتھ تعلیماتِ قرآن کا فہم حاصل کرنا بھی مقصد ہوتا ہے تاکہ وہ ان پر عمل کر سکیں۔

کیا آپ روزانہ قرآن کی تلاوت کرتی ہیں؟

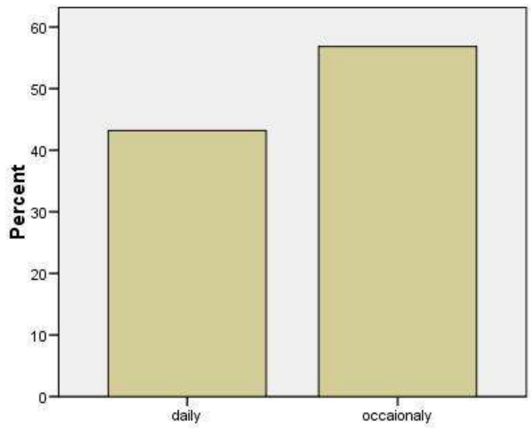

کیا آپ نے دوبارہ قرآن سنایا؟

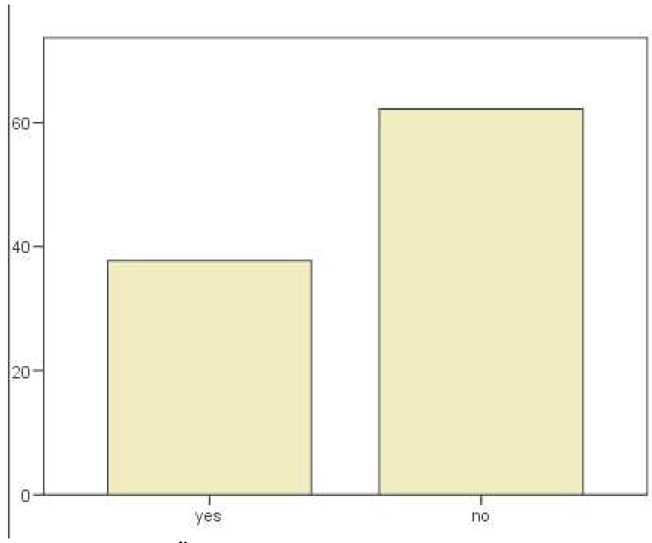

صرف ۳۲٪ خواتین نے بچپن میں قرآن پڑھنے کے دوبارہ تصحیح کی خاطر کسی کو سنایا۔
جبکہ ۶۸٪ خواتین نے دوبارہ کسی کو قرآن نہیں سنایا۔

قرآن سننے کے نتائج

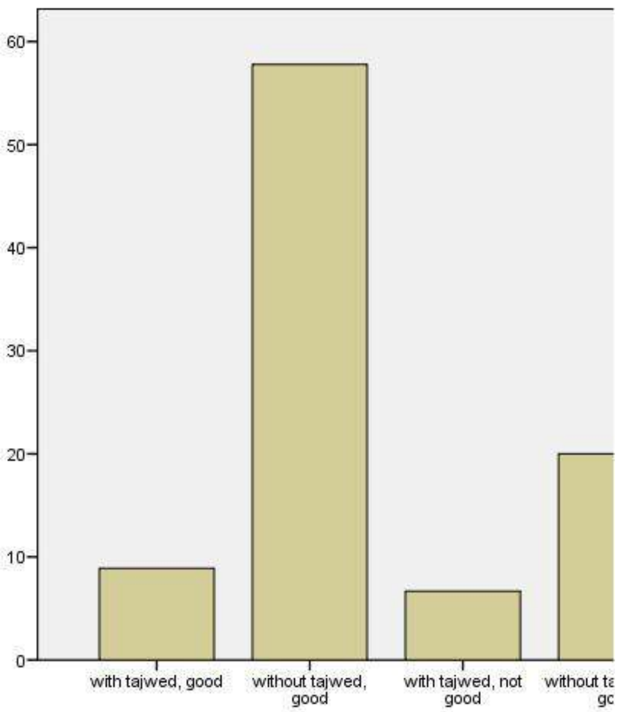

۱۰٪ خواتین نے قرآن پڑھا ہی نہیں۔
۴ ٪ خواتین کا قرآن کریم تجوید کے ساتھ درست ہے۔
۴۰٪ خواتین تجوید کے بغیر قدرے درست ادائیگی کرتی ہیں
۴۶ ٪ خواتین تجوید کے بغیر بھی درست قرآن نہیں پڑھتیں۔

مطالعہ قرآن کی راہ میں حائل رکاوٹیں

قرآن کریم کی درستگی کا رجحان نہیں:

عمومی طور پر یہ رجحان سامنے آیا کہ بس بچپن کا پڑھا ہوا قرآن کافی ہے اس کی تصحیح کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ دیہی علاقوں میں تو ایسی خواتین ہی کم ہیں جن کا اپنا تلفظ درست ہو تا کہ وہ دوسری خواتین کا تلفظ درست کرواسکیں۔ البتہ شہری علاقوں میں مدارس، اور نجی سطح پر قائم ہونے والے ادارے موجود ہیں۔ ان میں شمولیت کے لوگوں کو قائل اور مائل کرنا بہت مشکل ہے۔ خواتین کہتی ہیں کہ گھریلو کاموں سے وقت نکالنا بہت مشکل ہے۔

بچپن میں پڑھا ہوا قرآن کافی سمجھا جاتا ہے:

اگر بچپن میں قرآن خدانخواستہ درست تلفظ کے ساتھ نہ پڑھا ہو تو یہ رجحان موجود ہی نہیں کہ جب بھی موقع ملے اس کو درست کیا جائے بلکہ جیسا بھی پڑھا ہو اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ چونکہ روزانہ تلاوت کا معمول بہت کم لوگوں میں ہے اور قرآن میں فہم پیدا کرنے کا رجحان اس سے بھی کم ہے۔

خواتین اساتذہ کی عدم دستیابی:

اگر کسی خاتون میں احساس پیدا ہو جائے کہ اس کی قراءت درست نہیں تو استاد کی دستیابی بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ شہری علاقوں میں تو استاد مل ہی جاتا ہے لیکن دیہی علاقوں میں تو یہ بہت مشکل ہو جاتا ہے اور اس بات میں شرمندگی بھی محسوس کی جاتی ہے کہ بڑی عمر میں کوئی دوبارہ قرآن پڑھے یا کسی دوبارہ سنائے۔

صرف رمضان میں معمول کے مطابق مطالعہ قرآن:

قرون اولیٰ کی خواتین کو جو قرآن سیکھنے سے رغبت تھی وہ بہت کم ہو چکی ہے مسلسل مطالعہ قرآن کا رواج نہیں بلکہ ماہ رمضان میں ایک یا ایک سے زیادہ قرآن مکمل کرنے کا معمول ہے، محض الفاظ کی

تلاوت کو کافی سمجھا جاتا ہے۔ قرآن کا پیغام کیا ہے اور بھیجنے والے کی منشا کیا ہے اس کا جاننا بہت ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ اس کا مفہوم جاننا عمومی طور پر علماء کا کام سمجھا جاتا ہے۔

گروہی و مسلکی اختلافات:

اگر خواتین سیکھنے کی طرف راغب ہو بھی جائیں تو مسلکی اور گروہی اختلافات اس راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ لوگ جس مسلک کی طرف رجحان رکھتے ہوں اسی مسلک کے لوگوں سے سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں اور اگر کسی کی مسلکی وابستگی ان سے فرق ہو تو وہ اس حلقہ درس میں شامل ہونا پسند نہیں کرتے۔ اگر وہ سیکھنا چاہتے بھی ہیں تو گروہی اور مسلکی وابستگیوں کی بنا پر وہ شرکت نہیں کرتے۔

مطالعہ قرآن کے رجحان میں بہتری کے اقدامات

تعلیماتِ قرآنی کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔

عوام کے ذہن میں مطالعہ قرآن کی اہمیت کا اجاگر ہونا بہت ضروری ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جو مسلمانوں کے لیے تمام بھلائیوں کا منبع و مرکز ہے اور ان بھلائیوں کا حصول صرف اس وقت ممکن ہے جب اس کے الفاظ کی درست ادائیگی ہو، اس کے معنی و مفہوم کو سمجھا جائے، اس میں تدبر کیا جائے اور اس پر عمل پیرا ہوا جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

(فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ) (39)

انہی مسائل کی عقدہ کشائی کرتے ہوئے ڈاکٹر محمود احمد غازی لکھتے ہیں

"مطالعہ قرآن کے لیے ضروری ہے ہر اس کاوش میں جس کا مقصد قرآنِ پاک کی افہام و تفہیم ہو اس میں انسان کی عقلی اور دماغی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اس کی قلبی اور روحانی صلاحیتوں کو بھی پورے طور پر شریک ہونا چاہیے۔ ہدایت کا راستہ کھلنے کے لیے ضروری ہے کہ پڑھنے والا ایک قلبی اور روحانی تعلق قرآنِ مجید کے ساتھ قائم کرے۔ اور جب تک قاری اس گہرے تعلق کے ساتھ قرآنِ مجید کی طرف رجوع نہیں کرے گا، اور جب تک پورے عزم اور ارادہ کی گہرائی کے ساتھ کتاب اللہ سے ربط نہیں کرے گا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھنا اور سمجھنے کے بعد اس پر عمل کرنا ہے۔ اس وقت تک قرآن مجید اپنے دروازے کسی پر وا نہیں کرتا۔"(40)

اسیر مالٹا مولانا محمود الحسنؒ کہتے ہیں" میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو اس کے دو سبب معلوم ہوئے ایک ان کا قرآن چھوڑ دینا، دوسرے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی اس لیے میں وہیں سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ میں اپنی باقی زندگی اس کام میں صرف کروں کہ قرآن کریم کو لفظاً اور معناً عام کیا جائے۔ بچوں کے لیے لفظی تعلیم کے مکاتب بستی بستی قائم کیے جائیں۔ بڑوں کو عوامی درسِ قرآن کی صورت میں اس کے معانی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لیے آمادہ کیا جائے"(41)

اسلامی حکومت کی ذمہ داری

یہ اسلامی حکومت کے بنیادی فرائض میں شامل ہے کہ وہ افراد کی دینی رہنمائی کا اہتمام کرے اور قرآن کریم ان بنیادی علوم میں سے ہے جس کا درست سیکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اس سلسلے میں ضروری ہے کہ ہر بستی اور ہر قریہ میں اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ خواتین کے قرآن کی درست تدریس کا اہتمام کیا جائے۔ اور خواتین اساتذہ کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے، دنیاوی معاملات میں خواتین کی رہنمائی کے لیے حکومت کی جانب سے کئی بہتر اقدامات کیے جاتے ہیں اسی طرح قرآن کریم جو مسلمانوں کی زندگی کی بنیادی کتاب ہے، جس پر ان کی نجات کا دارومدار ہے اس کی تصحیح کے کیے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے عوام کو باور کروایا جائے کہ مطالعہ قرآن بہت ضروری ہے اور ان کی زندگی کی سب بھلائیوں کا دارومدار اس کی تعلیمات جاننے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں پوشیدہ ہے۔

قرآن سکھانے والے افراد کی حوصلہ افزائی کی جائے

ایسے لوگ اور اداروں کے ساتھ تعاون کیا جائے جو خواتین میں قرآن کے ذوق وشوق کو ابھار کر انہیں قرآن کریم سے جوڑنے کا باعث بن رہے ہوں۔ ہر قریہ اور بستی میں اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ایسی خواتین وہاں ضرور ہوں جو خواتین کا قرآن درست کرواسکیں اور اس کے مفہوم سے ان کو آگاہ کر سکیں۔

عوامی رجحان کی تبدیلی کے لیے ممکنہ کوششیں بروئے کار لائی جائیں

عوام میں اس بات کا شوق اور احساس پیدا کیا جائے کہ وہ قرآن کی درستگی کی طرف توجہ دیں کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس پر ان کی دنیا و آخرت کی فلاح و کامرانی کا دارومدار ہے۔ علامہ اقبال کیا خوب فرماتے ہیں

تیرے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحبِ کشاف

حوالہ جات وحواشی

(1)العلق96: 1　(2)الانبیاء۱۰:۲۱　(3)ص۲۹:۳۸
(4) مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ح:832
(5)مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب فضل القراءۃ، ح۱۸۷۴
(6)مجمع الزوائد، باب القراءۃ بلحون العرب
(7)سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب تزیین القرآن بالصوت، ح:1016
(8)مسند البزار، حدیث ضعیف، بحوالہ مرعاۃ المفاتیح، کتاب فضائل القرآن، 7/280
(9)احیاء علوم الدین للغزالی، دارالمعرفۃ، بیروت، 1/274
(10)ڈاکٹر حسن الدین احمد، احسن البیان فی علوم القرآن، مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور، ص ۱۸۵
(11) صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجماع علی تلاوۃ القرآن، ح:2699
(12)ابنِ ماجہ، کتاب الادب، باب ثواب القرآن، ح ۳۷۸۱
(13)ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل قارئ القرآن ح ۲۸۲۹
(14)ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضراتِ قرآنی، الفیصل ناشران لاہور، مئی ۲۰۰۸، ص ۲۳
(15)ابن قیم، زاد المعاد، دارالفکر، للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، 1953، ۱/۹۰
(16)محمد ۴۷: ۲۴
(17)مولانا عبید اللہ سندھی، قرآن پاک کا مطالعہ کیسے کیا جائے، صادق پبلیکیشنز لاہور، ص ۱۵
(18)البقرہ ۲:۱۲۱　(19) تفسیر ابن ابی حاتم ۱:۲۱۸/
(20)ابو جعفر محمد بن جریر، تفسیر الطبری، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱/۷۲۳
(21) تفسیر الطبری ۱/۷۲۴　(22)ایضاً

(23) تفسیر القرطبی، دار الکتب العربیۃ الطباعۃ والنشر، القاہرہ، 1977ء، ۲/۹۵

(24) مسلم صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراۃ ح ۷۷۲

(25) طہ ۲۰:۱۱۴

(26) الروم ۱۳۰:۵۸

(27) فرقان ۲۵:۳۲

(28) فرقان ۲۵:۷۳

(29) جلال الدین سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، مطبعہ حجازی بالقاہرہ، ۲/۱۸۱

(30) بخاری، کتاب بدء الوحی

(31) ابنِ ہشام، السیرۃ النبویہ، مکتبہ مصطفی البابی الحلبی، مصر، 1955، ۱/۳۴۳۔۳۴۶

(32) ابن سعد، محمد بن سعد بن منیع، الطبقات الکبریٰ، دار الکتب العلمیۃ، 1990

(33) بخاری، ح ۱۷۷۶، ۱۷۷۵۔

(34) عمر رضا کحالہ، اعلام النساء مؤسسہ الرسالہ البیروت، ۱/۲۷۳

(35) مولانا عبید اللہ سندھی، قرآن پاک کا مطالعہ کیسے کیا جائے، صادق پبلیکیشنز لاہور، ص ۳۶

(36) عاصمہ صہیب، تنظیم الہدیٰ انٹرنیشنل کا تعارف اور دعوتی کردار، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب لاہور، غیر مطبوعہ مقالہ ایم اے، ص ۷

(37) الفرقان ۵۲:۳۰

(38) ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضراتِ قرآنی، الفیصل ناشران لاہور، مئی ۲۰۰۸، ص ۲۴

(39) الزخرف ۴۴،۴۳:۴۳

(40) محاضراتِ قرآنی ص ۳۹،۳۸

(41)۔ ڈاکٹر اسرار احمد، دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پسِ منظر، مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، مقدمہ ص ۳

*****